82536 ـ قيام اور قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہونے كى حالت ميں ہوائى جہاز ميں نماز ادا كرنا

سوال

ميں امارات سے تعلق ركھتى ہوں رمضان المبارك ميں بذريعہ ہوائى جہاز عمرہ كے ليے گئى اور واپس اپنے ملك آتے ہوئے فلائٹ فجر سے قبل تھى، وقت مقررہ پر عملے كے اركان نے سحرى ختم ہونے كا اعلان كيا كہ فجر كا وقت ہو چكا ہے، تو ميں نے نگاہ دوڑائى كہ نماز فجر كہاں پڑھوں كيونكہ لينڈنگ سے قبل ہى سورج طلوع ہو چكا ہوگا، لہذا راہدارى كے علاوہ كہيں بھى نماز ادا كرنے كى جگہ نہ تھى، جو كہ ايك عورت كے ليے مناسب نہ تھا، اور مجھے ليٹرين جانے كى ضرورت بھى تھى (ميں نے ہوا روك ركھتى تھى) ليكن رش كى بنا پر ليٹرين نہ جا سكى، اچانك ميں نے ديكھا كہ مشرق كى جانب افق ميں نارنگى رنگ كى سرخى ہو رہى تھى تو ميں نے جلدى سے اپنى سيٹ پر بيٹھے بيٹھے ہى تكبير كہہ كر نماز شروع كر دى، ميرا غالب خيال يہى ہے كہ قبل ہمارى پچھلى جانب تھا كيونكہ ہم مشرق كى جانب سفر كر رہے تھے، ميں باوضوء تھى تو كيا ميرى اس حالت ميں نماز صحيح تھى يا نہيں، يا مجھے كيا كرنا ہوگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فرضى نماز ميں قيام اور قبلہ رخ ہونا نماز كے اركان ميں شامل ہوتا ہے، بغير كسى عذر ان دونوں كے بغير نماز صحيح نہيں، اور اس ميں اہل علم نے جو معتبر عذر بيان كيے ہيں،ان ميں يہ شامل ہے كہ اگر كوئى شخص ہوائى جہاز ميں سفر كر رہا ہو اور نماز كا وقت نكل جانے كا خدشہ ہو اور وہ نماز ايسى ہو جو اس سے پہلى يا بعد والى نماز كے ساتھ جمع بھى نہ ہو سكتى ہو، اور نمازى قيام اور استقبال قبلہ سے بھى عاجز ہو.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص ہوائى جہاز ميں سفر كر رہا ہے اور اسے قبلہ كے رخ كا بھى علم نہيں، يہ علم ميں ركھيں كہ كسى كو بھى قبلہ رخ كا علم نہيں اور اس شخص نے نماز ادا كر لى ليكن اسے علم نہيں كہ آيا اس نے قبلہ رخ ہو كر نماز ادا كى ہے يا كسى اور رخ كى طرف، تو كيا اس طرح كى حالت ميں اس كى نماز صحيح ہوگى يا نہيں ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" ہوائى جہاز كا مسافر اگر نفلى نماز ادا كرنا چاہے تو جس طرف جہاز كا رخ ہو اسى طرف رخ كر كے نماز ادا كر

سکتا ہے، اور اس میں قبلہ رخ ہونا لازم نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ سفر میں آپ کی سواری جس طرف بھی جا رہی ہوتی نماز ادا کر لیتے، لیکن فرضی نماز میں قبلہ رخ ہونا ضروری ہے، اور اگر ممکن ہو تو رکوع و سجود بھی ضروری ہے، اس بنا پر جو شخص بھی ہوائی جہاز میں ایسا کر سکتا ہو تو وہ ہوائی جہاز میں نماز ادا کر لے، اور اگر وہ شخص ہوائی جہاز میں ہے اور ایسی نماز کا وقت ہو گیا جو بعد والی نماز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہو مثلا: اگر ظہر کی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اس میں تاخیر کر کے نماز عصر کے ساتھ ادا کر لے، یا پھر نماز مغرب کا وقت ہو جائے اور وہ ہوائی جہاز میں ہو تو اسے عشاء کی نماز کے ساتھ جمع کر لے.

اگر ہوائی جہاز میں قبلہ کا رخ بتانے کی علامت نہ ہو تو اس کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ عملہ کے ارکان سے قبلہ کا رخ معلوم کرے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کی نماز صحیح نہیں " انتہی.

ماخوذ از: مجلۃ الدعوۃ (عربی) عدد نمبر (1757) صفحہ نمبر (45).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر میں ہوائی جہاز میں سفر کر رہا ہوں اور نماز کا وقت ہو جائے تو کیا میرے لیے ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنی جائز ہے یا نہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر دوران فلائٹ نماز کا وقت ہو جائے اور کسی ائرپورٹ پر فلائٹ لینڈ کرنے سے قبل نماز کا وقت نکل جانے کا خدشہ ہو تو علماء کرام کا اجماع ہے کہ وہ بقدر استطاعت رکوع و سجود اور قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کریگا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تو تم اللہ تعالی کا تقوی اپنی استطاعت کے مطابق اختیار کرو التغابن (16).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے:

" جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1337).

لیکن اگر اسے علم ہو کہ فلائٹ نماز کا وقت نکلنے سے قبل لینڈ کر جائیگی اور اتنا وقت باقی بچےگا کہ نماز ادا ہو سکتی ہو، یا پھر وہ نماز بعد والی نماز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہو مثلا ظہر کی نماز عصر، اور مغرب کی نماز عشاء کے ساتھ، یا اسے یہ علم ہو کہ دوسری نماز کا وقت نکلنے سے قبل ہوائی جہاز اتر جائیگا اور نماز کی ادائیگی کے

لیے وقت بچ جائیگا تو جمہور اہل علم ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنے کے جواز کے قائل ہیں کیونکہ وقت شروع ہونے کے بعد حسب استطاعت نماز ادا کرنے کا امر وجوب کے لیے ہے، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے، اور صحیح بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 120).

کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا:

کیا ہوائی جہاز میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی قدرت کے باوجود شرم کی بنا پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر قیام کی قدرت رکھتا ہو تو ہوائی جہاز وغیرہ میں بیٹھ کر نماز ادا کرنی جائز نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کا عمومی فرمان ہے:

اور تم اللہ تعالی کے لیے باادب کھڑے رہا کرو . البقرۃ (238).

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کردہ صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا:

" تم نماز کھڑے ہو کر ادا کرو، اور اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر، اور اگر استطاعت نہ ہو تو پہلو کے بل "

نسائی کی صحیح سند کے ساتھ روایت میں درج ذیل الفاظ زیادہ ہیں:

" اگر استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 126).

دوم:

طہارت و پاکیزگی نماز صحیح ہونے کی شروط میں شامل ہے، آپ نے نماز باوضوء ادا کی ہے اس لیے ان شاء اللہ آپ کی نماز صحیح ہے، لیکن صرف اتنا ہے کہ پیشاب اور پاخانہ یا ہوا شدید ہو تو اسے روک کر نماز ادا کرنی مکروہ ہے، کیونکہ یہ نماز کے خشوع و خضوع اور دل لگا کر نماز ادا کرنے پر اثر انداز ہوتا ہے، لیکن ان شاء اللہ نماز صحیح ہے.

اور اوپر جو کچھ بیان ہو چکا ہے اس کی بنا پر جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ:

اگر تو آپ نے قیام اور استقبال قبلہ عاجز ہونے کی بنا پر ترک کیا تو آپ کی نماز صحیح تھی، اور اگر قیام اور استقبال قبلہ کرنا ممکن تھا لیکن آپ نے ترک کر دیا تو آپ کی نماز صحیح نہیں، آپ کو اب دوبارہ ادا کرنا ہو گی.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کا عمرہ قبول فرمائے، اور سوال کرنے کی حرص پر آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

واللہ اعلم .